



## سوال

(192) چند روایات کی تخریج و تحقیق

## جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مولانا عبدالسلام بستوی نے اسلامی خطبات ”خطبہ نمبر ۲۳۔ ج ۱ ص ۲۲۰“ معراج النبی (صلی اللہ علیہ وسلم) میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ایک روایت نقل کی ہے۔ اس کی تحقیق درکار ہے۔

اس حدیث میں یہ بھی مذکور ہے کہ ”پھر مجھ کو نور میں پیوست کر دیا گیا اور ستر ہزار حجاب مجھ کو طے کرا دیئے گئے کہ ان میں ایک حجاب دوسرے کے مشابہ نہ تھا، اور مجھ سے تمام انسانوں اور فرشتوں کی آہٹ مستقطع ہو گئی، اس وقت مجھ کو وحشت ہوئی تو اس وقت پکارنے والے نے مجھ کو ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے لہجہ میں پکارا کہ ٹھہر جائیے، آپ کا رب صلوٰۃ میں مشغول ہے۔“ اور اس میں یہ بھی ہے کہ ”میں نے عرض کیا مجھ کو ان دو باتوں پر تعجب ہوا ایک تو یہ کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ مجھ سے آگے بڑھ آئے اور دوسرا یہ کہ میرا رب صلوٰۃ سے بے نیاز ہے پھر ارشاد ہوا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم یہ آیت پڑھو ”ہو الذی یصلی علیکم“ تو میری صلوٰۃ سے مراد رحمت ہے آپ کے لیے اور آپ کی امت کے لیے اور ابو بکر کی آواز کا مقصد یہ ہے کہ ہم نے ایک فرشتہ ابو بکر کی آواز اور صورت کا پیدا کیا کہ آپ کو ان ہی کے لہجہ میں پکارے تاکہ آپ کی وحشت دور ہو۔ اور آپ کو ایسی ہیبت لاحق نہ ہو، جو آپ کے فہم مقصود سے مانع ہو۔ مواہب نے ابن غالب کے حوالے سے ان روایات کو شفاء الصدور میں نقل کیا ہے۔

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

یہ روایت احمد بن محمد القسطلانی (متوفی ۹۲۳ھ) کی کتاب ”المواہب اللدنیہ بالسخیح المحمدیہ“ (ج ۲ ص ۳۸۲، ۳۸۳) میں مذکور ہے قسطلانی نے اسے ابو الحسن بن غالب سے نقل کیا ہے، ابو الحسن بن غالب نے اسے ابو الریح بن سبع السبیتی کی کتاب ”شفاء الصدور“ سے نقل کیا ہے۔

”شفاء الصدور“ کے بارے میں حاجی خلیفہ چلیپی (متوفی ۱۰۶۷ھ) نے کسی صاحب ”مشارع الاشواق“ سے نقل کیا ہے کہ ”(واودع) اہادیشہ عربیہ عن الاسناد“ اور اس نے (اپنی کتاب میں) حدیثیں درج کی ہیں جو سندوں سے عاری ہیں۔ (کشف الظنون ج ۲ ص ۱۰۵۰)

یعنی یہ بے سند روایتوں والی کتاب ہے لہذا یہ روایت بھی بے سند ہونے کی وجہ سے مردود و بے اصل ہے۔

تنبیہ (۱): المواہب اللدنیہ میں بہت سی موضوع، بے اصل اور ضعیف روایات موجود ہیں مثلاً اسی کتاب کے صفحہ ۳۷۸ (ج ۲ والمفطلد) پر سیدنا ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہ سے بحوالہ دلائل النبوة للبیہقی (ج ۲ ص ۳۹۳، ۳۹۴) مروی ہے: ”ثم صعدت الی السماء السابعة فاذا ابرائیم الخلیل ساند ظہرہ الی البیت المعمور کا حسن الرجال ومعه نفر من قومه۔۔“ الخ



اس روایت کی سند کا ایک راوی ابوہارون عمارہ بن جوین العبدی ہے (دلائل النبوة ۲: ۳۹۰) عمارہ بن جوین کے بارے میں امام حماد بن زید نے فرمایا: کان ابوہارون العبدی کذابا۔۔۔ الخ (الجرح والتعديل ۲: ۳۶۳ وسندہ صحیح)

امام بیہقی بن معین نے فرمایا: **”ابوہارون العبدی غیر ثقہ یکتذب“** (سوالات ابن الجنید: ۱) یعنی یہ راوی ضعیف، منکر اور جھوٹا تھا لہذا یہ روایت موضوع ہے۔

تنبیہ (۲): عبدالسلام بستوی (متوفی ۳۹۳ھ) کی کتاب ”اسلامی خطبات“ میں بہت سی ضعیف، مردود، منکر اور موضوع روایات موجود ہیں، مثلاً بستوی صاحب لکھتے ہیں:

**”طوبی للمخلصین اولئک مصابیح الہدی و تنجلی عنہم کل فتنۃ ظلماء“** (بیہقی) مبارک اور خوش خبری ہو، اخلاص والوں کے لیے جو ہدایت کے چراغ ہیں، ان ہی کے ذریعہ تمام سیاہ فتنے دور ہو جاتے ہیں۔ (اسلامی خطبات ج ۱ ص ۱۵)

یہ روایت ”الترغیب والترہیب“ میں بحوالہ بیہقی (شعب الایمان: ۶۸۶) مذکور ہے۔ (ج ۱ ص ۵۳ھ)

شیخ البانی رحمہ اللہ (متوفی ۱۲۰ھ) لکھتے ہیں کہ: ”موضوع“ یہ روایت موضوع ہے۔ (ضعیف الترغیب والترہیب ج ۱ ص ۱۹، والسلسلۃ الضعیفۃ ج ۵ ص ۲۵۲ ح ۲۲۲۵)

اس حدیث کے راوی عبیدہ بن حسان کے بارے میں امام ابن حبان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ **”کان ممن یروی الموضوعات عن الثقات“** وہ ثقہ راویوں سے موضوع روایتیں بیان کرتا تھا۔ (کتاب المجر و حین ج ۲ ص ۱۸۹)

ابوحاتم الرازی نے کہا: ”منکر الحدیث“ (الجرح والتعديل ۶: ۹۲)

اس موضوع روایت کی سند پر مزید بحث کے لیے السلسلۃ الضعیفۃ دیکھیں۔

تنبیہ (۳): اس قسم کی غیر مستند کتابیں جن میں موضوع و بے اصل روایات بغیر سند کے لکھی ہوتی ہیں ان سے عوام الناس کو بچنا چاہیے، ان کے مطالعے سے بغیر تحقیق کلی اہتمام کرنا چاہیے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

## فتاویٰ علمیہ (توضیح الاحکام)

ج ۲ ص ۴۴۵

محدث فتویٰ